احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

جمعہ 11 فروری 2005ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 11 فروری 2005ء یکم محرم 1426 ہجری 11 تبلیغ 1384 ھش جلد 55-90 نمبر 32

مصافحہ کیا کرو

عطاء ابن ابی مسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ جاتا رہے گا۔ اور ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی اور نفرت ختم ہوگی۔

(مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب فی المهاجرة حديث نمبر:1413)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں۔ ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں۔ ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء سے مشابہت دی ہے۔ اس میں یہ سر ہے کہ آباء کی محبت ذاتی اور فطری محبت ہوتی ہے دیکھو بچہ کو جب ماں مارتی ہے۔ وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی پکارتا ہے۔ گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے فطری محبت کا تعلق پیدا کرے۔ اس محبت کے بعد اطاعت امر اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصلی مقام معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہئے۔ یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے۔ ایک اور مقام پر یوں فرماتا ہے۔ (۔) اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ عدل کرو۔ اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے۔ یعنی بلا عوض سلوک کرو۔ (۔) اس لئے (۔) انتقامی حدود میں جو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے کوئی دوسرا مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور وہ یہ ہے (۔) یعنی بدی کی سزا اسی قدر بدی ہے اور جو معاف کر دے مگر ایسے محل اور مقام پر کہ وہ عفو اصلاح کا موجب ہو (۔) عفو خطا کی تعلیم دی۔ لیکن یہ نہیں کہ اس سے شر بڑھے۔

غرض عدل کے بعد دوسرا درجہ احسان کا ہے یعنی بغیر کسی معاوضہ کے سلوک کیا جاوے۔ لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خود غرضی ہوتی ہے۔ کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے۔ اس لئے اس سے بھی بڑھ کر ایک تعلیم دی اور وہ ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے وہ ان سے کسی معاوضہ اور انعام و اکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی۔ وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے۔ محض طبعی محبت سے کرتی ہے اگر بادشاہ اس کو حکم دے کہ تو اس کو دودھ مت دے اور اگر یہ تیری غفلت سے مر بھی جاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جائے گی بلکہ انعام دیا جاوے گا۔ اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو تیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دے گی کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ذاتی محبت سے کر رہی ہے۔ اس کی کوئی غرض درمیان میں نہیں۔ یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو (۔) پیش کرتا ہے۔ اور یہ آیت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہے۔ حقوق اللہ کے پہلو کے لحاظ سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ انصاف کی رعایت سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہاری پرورش کرتا ہے۔ اور جو اطاعت الٰہی میں اس مقام سے ترقی کرے تو احسان کی پابندی سے اطاعت کرے کیونکہ وہ محسن ہے اور اس کے احسانات کو کوئی شمار نہیں کر سکتا اور چونکہ محسن کے شمائل اور خصائل کو مدنظر رکھنے سے اس کے احسان تازہ رہتے ہیں۔ اس لئے احسان کا مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ ایسے طور پر اللہ کی عبادت کرے گویا دیکھ رہا ہے یا کم از کم اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ اس مقام تک انسان میں ایک حجاب رہتا ہے لیکن اس کے بعد جو تیسرا درجہ ہے ایتاء ذی القربیٰ کا یعنی اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور حقوق العباد کے پہلو سے میں اس کے معنے بیان کر چکا ہوں۔ اور یہ بھی میں نے بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم جو قرآن شریف نے دی ہے کسی اور کتاب نے نہیں دی۔

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 282)

نتیجہ مقابلہ بین العلاقہ 2003-04

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اول۔ علاقہ لاہور
دوم۔ علاقہ گوجرانوالہ
سوم۔ علاقہ حیدر آباد
چہارم۔ علاقہ فیصل آباد
پنجم۔ علاقہ کراچی
ششم۔ علاقہ راولپنڈی

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی میں شمولیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

”ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔“ (روزنامہ الفضل 27 اگست 1969ء)

کفالت یتامیٰ اور جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس (کفالت یتامیٰ) میں دل کھول کر امداد کرتی ہے اور زیادہ تر جماعت کے جو مخیّر حضرات ہیں۔ وہی اس میں رقم دیتے ہیں۔ الحمدللہ۔ جزاک اللہ۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی ربوہ)

سبزیوں کے بیج دستیاب ہیں

موسم گرما کی سبزیوں کے بیج دستیاب ہیں۔
ملنے کا پتہ۔ دفتر نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ
اسٹیٹ کیئرنگ آفس مبشر مارکیٹ ربوہ
(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ)

☆......☆......☆......☆

آگہی

سر جھکے ہیں جو بندگی کے لئے
پا گئے بار سروری کے لئے

کس کو حاصل ہو رفعتِ لولاک
یہ مقدر تھا آدمی کے لئے

تیرگی چھٹ گئی ضمیروں کی
دل جلایا جو روشنی کے لئے

چن لیا ہم کو رحمتِ حق نے
آج شانِ قلندری کے لئے

ہم فقیروں کی ہے الگ دنیا
ہر خودی اپنی بے خودی کے لئے

سیکھ لو ہم سے رسم دارورسن
ہم کہ مرتے ہیں زندگی کے لئے

رخ سے پردہ ہٹے گا کب حافظ
ہم تڑپتے ہیں آگہی کے لئے

ڈاکٹر فضل الرحمن بشیر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن (سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان) کا فضل عمر ہسپتال میں اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوا ہے تاہم ابھی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

سانحہ ارتحال

مکرم قمر جاوید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ حویلی شیر محمد ضلع قصور لکھتے ہیں۔ میرے تایا جان محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ حویلی شیر محمد ضلع قصور حرکت قلب بند ہونے سے مورخہ 24 جنوری 2005ء بوقت ساڑھے چھ بجے شام اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم تقریباً 15 سال صدر جماعت رہے۔ مرحوم نہایت شریف، ملنسار، متقی، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم نے تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹے غیر شادی شدہ ہیں جبکہ بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ ان کے ایک بیٹے آصف محمود صاحب قائد مجلس اور ناظم امور طلباء ضلع قصور ہیں۔ اور بیٹی صدر لجنہ حویلی شیر محمد ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ اگلے دن بعد نماز ظہر محترم عبدالواسع عابد صاحب مربی ضلع قصور نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم چوہدری شمس الدین سیال صاحب سابق ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی نے دعا کروائی۔ مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین

مورخہ 16 فروری 2005ء کو ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین لگانے والی ٹیم ہسپتال آرہی ہے۔ فروری 2004ء میں لگنے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز (Booster Dose) بھی لگائی جائے گی۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع 04-2003

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

اول۔ ضلع کراچی
دوم۔ ضلع لاہور
سوم۔ ضلع حیدرآباد
چہارم۔ ضلع اوکاڑہ
پنجم۔ ضلع راولپنڈی
ششم۔ ضلع قصور
ہفتم۔ ضلع گوجرانوالہ
ہشتم۔ ضلع شیخوپورہ
نہم۔ ضلع فیصل آباد
دہم۔ ضلع میرپور آزاد کشمیر

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

طالبات نصرت جہاں اکیڈمی کی نمایاں کامیابی

محض خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے امسال سالانہ علمی وادبی مقابلہ جات ڈسٹرکٹ لیول اور بورڈ لیول میں مندرجہ ذیل طالبات نے نمایاں پوزیشنز حاصل کی ہیں:۔

1۔ انگریزی تقریری مقابلہ ڈسٹرکٹ لیول۔ نصرت جہاں زارا بنت ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب۔ اول
2۔ اردو فی البدیہہ تقریری مقابلہ ڈسٹرکٹ لیول۔ امۃ الکافی بنت محمد خان صاحب۔ دوم
3۔ مقابلہ نعت خوانی ڈسٹرکٹ لیول۔ سعدیہ منیب بنت مغفور احمد منیب صاحب۔ سوم
4۔ انگریزی تقریری مقابلہ بورڈ لیول۔ نصرت جہاں زارا بنت ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب۔ دوم

اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سالانہ گیمز و ایتھلیٹکس میں مندرجہ ذیل طالبات نے ڈسٹرکٹ لیول میں نمایاں پوزیشنز حاصل کیں:۔

1۔ سائیکل ریس سلمٰی ناصر بنت ناصر احمد ورک صاحب اور نوال ناصر بنت ناصر حیات صاحب۔ دوم
2۔ 400 میٹر ریس۔ سلمٰی ناصر بنت ناصر احمد ورک صاحب
3۔ ریلے ریس۔ سلمٰی ناصر بنت ناصر احمد ورک صاحب زروی ناصر بنت ناصر حیات صاحب، خولہ خرم بنت خرم شہزاد صاحب اور صبیحہ کنول بنت محمد نصر اللہ خان ناصر صاحب۔ دوم

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ اعزازات طالبات اور ادارہ کیلئے مبارک کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مدینہ کے یہود

مستشرقین کی حقیقت سے دور آراء اور اخذ کردہ غلط نتائج

قسط چہارم

اس ہولناک صورتِ حال میں اس طرف سے مسلمانوں کو مدد آئی جس طرف سے مدد کا وہم و گمان بھی نہیں کیا جا رہا تھا۔ اس وقت قبیلہ غطفان کا ایک شخص نعیم بن مسعود وہاں پہنچ گیا۔ یہ شخص قبیلہ غطفان سے تعلق رکھتا تھا، جو اس وقت مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے تھے۔ نعیم دل میں مسلمان ہو چکا تھا مگر اب تک کفار کو اس کی خبر نہیں تھی۔ انہوں نے اس موقع پر ایسی تدبیر کی کہ کفار کے لشکر میں پھوٹ پڑنی شروع ہو گئی۔ انہوں نے پہلے رسول اللہ ﷺ سے اجازت حاصل کی کہ وہ دشمن میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد وہ بنوقریظہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ تم نے قریش اور غطفان کے کہنے پر محمد سے عہد شکنی کی ہے یہ اچھا نہیں کیا کیونکہ قریش اور غطفان اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے پھر محمد (ﷺ) تم پر حملہ کریں گے۔ اس وقت تم کیا کرو گے؟ اس لئے میں کہتا ہوں کہ تم قریش اور غطفان سے چند آدمی بطور رہن اپنے پاس رکھ لو تا کہ اگر محمد (ﷺ) تم پر حملہ کریں تو قریش اور غطفان تمہاری مدد کو آجائیں۔ بنوقریظہ کو یہ رائے پسند آئی اور انہوں نے کہا کہ ہم اس کے بغیر قریش کا ساتھ نہیں دیں گے۔ اس کے بعد نعیم قریش کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ اگر اس طرح بنوقریظہ تم سے تمہارے آدمی بطور رہن مانگیں تو ہرگز نہ دینا۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے آدمی مسلمانوں کے حوالے کر دیں تا کہ وہ ان کو قتل کر دیں۔ اور اس تدبیر سے وہ مسلمانوں سے پھر صلح کر لیں گے۔ اس کے بعد وہ اپنے قبیلے غطفان کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی کہا۔ پھر وہ دن آ گیا جس دن قریش نے بنوقریظہ کی آبادی کی طرف سے مسلمانوں پر حملہ کر کے قتل و غارت کرنی تھی۔ قریش نے بنوقریظہ کو پیغام بھجوایا کہ وہ کل حملہ کریں گے۔ انہوں نے جواب دیا کہ کل ہفتہ کا دن ہے اس لئے وہ کل نہیں لڑ سکتے۔ اور پھر انہوں نے قریش اور غطفان کے آدمی بطور رہن مانگے جیسا کہ نعیم نے انہیں مشورہ دیا تھا۔ نعیم کی باتوں کے بعد قریش کے دل میں شک تو پیدا ہو چکا تھا، انہوں نے اپنے آدمی بنوقریظہ کے پاس رکھوانے سے انکار کر دیا۔ یوں مخالفوں کے اتحاد میں پھوٹ پڑ گئی۔ اس کے بعد ایک رات کو سخت آندھی چلی اور مشرکین کے لشکر کے خیمے اکھڑ گئے اور وہ سردی سے پریشان ہو گئے۔ یہ حالت دیکھ کر ابوسفیان نے کہا کہ بنوقریظہ نے ہمارے سے بدعہدی کی ہے اور ہوا نے ہمیں پریشان کیا ہے، نہ خیمہ کھڑا رہتا ہے اور نہ آگ جلتی ہے۔ پس میں تو مناسب سمجھتا ہوں کہ اب تم مکہ کو واپس چلے جاؤ۔ یہ سن کر کفار کا تمام لشکر وہاں سے روانہ ہوا اور تمام قبائل اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اور یوں بنوقریظہ نے جن کے بل بوتے پر عہد شکنی کی تھی، وہ ان کو تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔ انہوں نے مسلمانوں کو بے یارومددگار سمجھ کر ان سے غداری کی تھی اور ان کی قتل و غارت کے منصوبے بنائے تھے مگر اب اپنی غداری کا خمیازہ بھگتنے کے لئے اکیلے رہ گئے تھے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 2 ص 163-167)

بنوقریظہ نے جب دیکھا کہ وہ اکیلے رہ گئے ہیں تو قلعوں میں محصور ہو گئے۔ جب آنحضرت ﷺ واپس مدینہ تشریف لائے تو آپ کو کشفی نظارہ دکھایا گیا کہ جب تک آپ بنوقریظہ کی غداری کا فیصلہ نہیں کر دیتے تب تک آپ کو ہتھیار نہیں اتارنے چاہئے۔ اس پر آپ کے حکم پر اعلان کیا گیا کہ تمام مسلمان بنوقریظہ کے قلعوں کی طرف چلیں اور عصر کی نماز وہیں جا کر ادا کریں۔ حضرت علیؓ کو ایک دستے کے ساتھ آگے روانہ کر دیا گیا۔ بنوقریظہ نے بھی عجیب الٹی عقل پائی تھی۔ یہ موقع تھا جس پر بنوقریظہ عفو کے طلبگار بنتے کیونکہ وہ دوسری مرتبہ معاہدہ توڑنے کے مرتکب ہوئے تھے۔ اور ان کی سازش کی وجہ سے مدینہ کی آبادی کی زندگیاں خطرے میں پڑی تھیں، چاہئے تو تھا کہ وہ افہام و تفہیم کی کوشش کرتے۔ لیکن جب حضرت علیؓ ہراول دستے کو لے کر ان کے قلعے کے پاس پہنچے تو یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کو گالیاں نکالنی شروع کر دیں اور آپ کی شانِ اقدس میں گستاخانہ کلمات استعمال کئے۔ اس بدتہذیبی کے پیشِ نظر حضرت علیؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ ہم ان کے لئے کافی ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ سمجھ گئے کہ بنوقریظہ آپؐ کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں گے تب کچھ نہیں کہیں گے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 2 ص 168-169، تاریخ طبری، سیرت نبیؐ باب 10)۔ بہر حال اب یہ واضح تھا کہ بنوقریظہ نہ تو اپنی غداری پر نادم ہیں اور نہ ہی کسی قسم کی افہام و تفہیم پر آمادہ ہیں۔ چنانچہ محاصرہ شروع ہوا۔ جب محاصرے کے دن گزرنے شروع ہوئے تو بنوقریظہ کے اوسان خطا ہونے شروع ہو گئے۔ ان کی بداعمالیاں ان کو ان کے برے انجام کی طرف لے جا رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ابولبابہ سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں ہمارے پاس بھیج دیا جائے۔ ابولبابہؓ انصاری مسلمان تھے اور پہلے بنوقریظہ کے حلیف رہ چکے تھے۔ جب وہ ان کے قلعے میں داخل ہوئے تو بنوقریظہ کی عورتوں اور بچوں نے رونا شروع کر دیا۔ بنوقریظہ نے ان سے کہا کہ تمہارا کیا مشورہ ہے کہ ہم محمد (ﷺ) کے حکم پر ہتھیار رکھ دیں۔ اس پر ابولبابہؓ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا جس کا مطلب تھا کہ یہ قتل ہونا ہے۔ حضرت ابولبابہؓ کہتے تھے کہ مجھے اسی وقت احساس ہو گیا تھا کہ میں نے خیانت کی ہے۔ اس لئے انہوں نے آ کر اپنے آپ کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی معافی نہیں ہو گی۔ یہ حضرت ابولبابہؓ کی غلطی تھی کیونکہ ابھی تک رسول اللہ ﷺ نے بنوقریظہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تھا۔ اب خدا کی تقدیر انہیں ان کے اعمال کی سزا کی طرف لے جا رہی تھی۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے اور طبری میں بھی یہ روایت ہے کہ اس کے بعد بنوقریظہ نے کہا کہ ہم اس شرط پر ہتھیار رکھیں گے کہ ہمارے معاملے کا فیصلہ سعد بن معاذؓ کریں۔ حضرت سعدؓ اسلام سے قبل ان کے حلیف رہ چکے تھے۔ یہ ان کی بہت بڑی غلطی تھی کیونکہ ان کے معاملے میں سب سے زیادہ نرم فیصلہ آنحضرت ﷺ نے کرنا تھا اور بنوقینقاع اور بنونضیر کے معاملے میں ایسا ہو چکا تھا لیکن اب یہ ان کی بدقسمتی تھی کہ وہ آنحضرت ﷺ کے فیصلے کو رد کر کے کسی اور کے فیصلے پر اصرار کر رہے تھے۔ وہ بھی جانتے تھے کہ حضرت سعدؓ ایک عادل انسان ہیں لیکن دنیا کا کوئی شخص نبی اکرمؐ کی طرح احسان نہیں کر سکتا تھا۔

حضرت سعدؓ غزوہ احزاب کے دوران تیر لگنے سے زخمی ہو گئے تھے، اور آپ کو ایک خیمے میں علاج کے لئے رکھا گیا تھا۔ جب بنوقریظہ کے کہنے پر آپ کو اس معاملے میں منصف بنایا گیا تو آپ کو اس مقام پر لایا گیا جہاں پر صحابہؓ اور نبی اکرم ﷺ موجود تھے۔ اسلام سے قبل اوس کے لوگ اور بنوقریظہ آپس میں حلیف تھے اور اس وجہ سے اوس کے کچھ لوگ بنوقریظہ کے لئے نرم گوشہ رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ ان کو نرم سزا دی جائے۔ چنانچہ ابھی حضرت سعدؓ راستے میں تھے کہ اوس کے کچھ لوگ حضرت سعدؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے ابو عمرو اپنے موالیوں پر احسان کرنا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے تمہیں اس کام پر اسی لئے مقرر کیا ہے تا کہ تم ان سے اچھا برتاؤ کرو۔ اس طرح وہ آنحضرت ﷺ کی نرمی اور عفو کا حوالہ دے کر حضرت سعدؓ سے تقاضا کر رہے تھے کہ وہ بنوقریظہ کو نرم سزا دیں۔ اس پر حضرت سعدؓ نے جواب دیا کہ اب سعد پر وہ وقت ہے کہ اسے خدا کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہیں۔ (سیرۃ الحلبیہ جلد 2، 447)۔ جب حضرت سعدؓ مجمع کے پاس پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے احترام میں کھڑے ہو۔ چنانچہ صحابہؓ نے کھڑے ہو کر حضرت سعدؓ کا استقبال کیا۔ حضرت سعدؓ نے کہا کہ اب سب کو عہد کرنا ہو گا کہ ان کے بارے میں وہ فیصلہ ماننا ہو گا جو میں کروں گا۔ سب نے کہا کہ ہاں۔ پھر حضرت سعدؓ نے جس سمت میں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اس طرف اشارہ کر کے کہا کہ جو لوگ اس طرف بیٹھے ہیں وہ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں۔ لیکن آپ ادب کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھ نہیں رہے تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر انہوں نے بنوقریظہ سے دریافت کیا کہ کیا تم میرے فیصلے پر راضی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر حضرت سعدؓ نے فیصلہ سنایا کہ بنوقریظہ کے جنگجو قتل کئے جائیں گے۔ اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے گا۔ اور ان کی زمین مہاجرین میں تقسیم کر دی جائے گی۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم نے بادشاہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ دیا ہے (سیرۃ الحلبیہ جلد 2 ص 488۔ صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر) یہ سزائے موت صرف ان کے جنگجوؤں کو دی گئی تھی۔ ان لڑکوں کو جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے اور عورتوں کو یہ سزا نہیں دی گئی تھی۔ بنوقریظہ میں سے عمرو بن سعد نامی ایک شخص نے اپنی قوم کی غداری کے وقت ان کو منع کیا تھا اور ان کی سازش میں شامل نہیں ہوا تھا۔ اس کو کوئی سزا نہیں دی گئی تھی۔ جب محاصرے کے دوران وہ مسلمان پہریداروں کے سامنے سے گزرا تو اسے جانے دیا گیا اور اس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے عہد پورا کرنے کے سبب اللہ تعالیٰ نے نجات دی۔ جن لوگوں کی رحم اور معاف کرنے کی درخواستیں رسول اللہ ﷺ تک پہنچیں ان سب کو مدینہ کی ریاست کے سربراہ کی حیثیت سے آپ ﷺ نے معاف فرما دیا۔ (سیرت ابن ہشام جلد 2 ص 172-176)

اس وقت بنوقریظہ کے کتنے افراد کو سزائے موت دی گئی تھی اس بارے میں روایات میں اختلاف ہے۔ اسناد اور معیار کے اعتبار سے جو سب سے مضبوط روایت ہے وہ حضرت جابر سے منقول ہے جو اس موقع پر موجود تھے، اس کے مطابق اس وقت حضرت سعد کے فیصلے کے مطابق چار سو افراد کو سزائے موت دی گئی تھی (ترمذی ابواب الجہاد، باب ما جاء فی نزول علی الحکم)

بعد میں لکھی جانے والی کتب میں یہ تعداد چھ سو، سات سو، آٹھ سو یا نو سو تک بھی منقول ہے۔

بنو قریظہ کے واقعہ کو مغربی مصنفین نے سب سے زیادہ اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے۔ اور اس کی آڑ لے کر رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر حملے کئے ہیں اور آپ کو نعوذ باللہ ظالم ثابت کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ حقائق کو مسخ کرنے کا یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ پہلی بات تو یہ قابلِ ذکر ہے کہ بنو قریظہ نے آنحضرت ﷺ کے فیصلے پر قلعے سے باہر نہیں نکلے تھے، بلکہ انہوں نے خود حضرت سعدؓ کو اس معاملے میں منصف مقرر کیا تھا اور ایسا اس لئے کیا تھا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت سعدؓ شروع سے ان کے حلیف رہ چکے ہیں اور ان کے معاملے میں انصاف سے ہی فیصلہ کریں گے۔ اب کسی مجرم کو اس سے زیادہ رعایت کیا دی جاسکتی ہے کہ اسے جج منتخب کرنے کا اختیار دے دیا جائے۔ اور ان کی نظروں کے سامنے آنحضرت ﷺ سے عہد لے کر ان کو پابند کیا گیا تھا کہ وہ حضرت سعدؓ کے فیصلے کو تسلیم کریں گے۔ جب فیصلہ آنحضرت ﷺ کا تھا نہیں بلکہ خود بنو قریظہ کے منتخب کردہ منصف کا تھا تو پھر اس کا الزام رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس پر کس طرح رکھا جا سکتا ہے۔ عقل ان اعتراضات کی بنیاد کو ہی رد کر دیتی ہے۔

لیکن یہ بنیادی حقیقت نظر انداز کرتے ہوئے Historians History of the World میں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے نامناسب الفاظ میں اس کا ذمہ وار نبی اکرمؐ کو قرار دیا ہے یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ حضرت سعدؓ کے فیصلے کی مذمت تو جی کھول کر کر لیتے ہیں لیکن بنو قریظہ کے کرتوت پر کوئی اظہارِ خیال نہیں کرتے۔ آخر یہ بھی تو دیکھنا چاہئے کہ بنو قریظہ کے جرائم کیا تھے ان پر بھی تو تبصرہ کرنا چاہئے۔ پہلے انہوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کیا کہ ان کے دشمن کی کوئی مدد نہیں کریں گے بلکہ حملے کی صورت میں مل کر مدینہ کا دفاع کریں گے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ قریش سے ساز باز کی اور اس پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں معاف فرما دیا اور ان سے احسان کا سلوک فرمایا۔ اس کے بعد جب غزوۂ احزاب کے موقع پر ایک ایسے لشکر نے مسلمانوں کو گھیرے میں لے لیا جو تعداد میں مسلمانوں سے کئی گنا بڑا تھا اور وہ مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے۔ لیکن انہیں مدینہ میں داخل ہونے کا موقع نہیں مل رہا تھا، تب ایک دفعہ پھر بنو قریظہ نے غداری کی اور حملہ آوروں سے مل کر معاہدہ توڑ دیا۔ اور اسی پر بس نہیں کی بلکہ یہ منصوبے بنانے شروع کئے کہ عقب سے حملہ کر کے بے بس مسلمان بچوں اور عورتوں کا قتلِ عام کیا جائے۔ Historians History of the World میں ان سب حقائق کو نظر انداز کر کے اس فیصلے کو cruel sentence (ظالمانہ فیصلہ) قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بنو قریظہ کا جرم غداری (treason) کا تھا اور ایسے مجرم کو ہر قانون اور معاشرے میں سخت سزا دی جاتی ہے، پھولوں کے ہار کوئی نہیں پہناتا، خاص طور پر جب ایک خاطر خواہ گروہ دورانِ جنگ غداری کا مرتکب ہوا ہو۔ اور ان معترضین سے پوچھنا چاہئے کہ فیصلوں کا اور قانون کا مقصد صرف مجرم پر رحم کرنا نہیں ہوتا بلکہ معصوم آبادی کا تحفظ بھی قانون کی ذمہ واری ہوتی ہے، کیا مدینہ کے شہریوں کے کوئی حقوق نہیں تھے جو ہر بار ان پر وحشی دشمنوں کو کھلا چھوڑنے کی اجازت دے دی جاتی۔ اگر شہر میں یہ دشمن رہتے تھے تو سازشیں کرتے تھے، باہر جاتے تھے تو دشمنوں کو جمع کر کے حملہ کراتے تھے، معافی دو تو پھر غداری کرتے تھے۔ دیکھنا چاہئے کہ مغربی ممالک میں ایسے مجرموں سے کیا سلوک ہوتا ہے۔

چنانچہ انیسویں صدی میں امریکہ اور میکسیکو کے درمیان علاقوں پر تسلط کے لئے جنگ لڑی گئی۔ جب امریکی افواج نے جنگ کے دوران کچھ آبادیوں پر مظالم کئے تو رومن کیتھولک فوجیوں کا ایک گروہ میکسیکو سے مل گیا۔ اور انہوں نے سینٹ پیٹرک بٹالین کی تشکیل کی اور امریکہ کے خلاف جنگ میں حصہ لینے لگ گئے۔ ان کی ایک بڑی تعداد جنگ کے دوران ماری گئی۔ جب ان کا باقی ماندہ حصہ گرفتار ہوا تو ان میں سے جو اعلانِ جنگ کے بعد میکسیکو سے مل گئے تھے، ان کو سرِ عام پھانسی دی گئی۔ بلکہ ان کے ایک حصے کو فوری طور پر پھانسی نہیں دی گئی بلکہ ایک قلعے کی فتح کا انتظار کیا گیا اور جب وہ فتح ہو گیا تو اس کی خوشی میں باقی بدنصیبوں کو اس وقت پھانسی دی گئی جب میکسیکو کا جھنڈا اتار کر اس کی جگہ امریکہ کا جھنڈا لہرایا جا رہا تھا۔ اور اس سزا کی وجہ یہی بتائی جاتی ہے کہ اس بٹالین کے فوجی treason کے مرتکب ہوئے تھے۔

کیرن آرمسٹرانگ (Karen Armstrong) اپنی کتاب Muhammad,A Biography of the Prophet میں ایک طرف تو بنو قریظہ کی غداری کا اعتراف کرتی ہیں اور یہ بھی تسلیم کرتی ہیں کہ اگر اِس موقع پر بنو قریظہ کو مدینہ سے باہر جانے دیا جاتا تو وہ خیبر میں جمع ہوتے اور منظّم ہو کر ایک مرتبہ پھر مدینہ پر حملہ آور ہوتے۔ اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ اس وقت صورتِ حال یہ تھی کہ مسلمانوں کے خلاف اتحاد مسلمانوں کی نسبت چار پانچ گنا لشکر جمع کر چکا تھا اور ظاہر ہے یہ لشکر دوبارہ بھی جمع ہو سکتا تھا۔ اور عسکری اعتبار سے دشمن کو یہ موقع دینا خودکشی کے مترادف ہوتا۔

لیکن یہ تمام باتیں تسلیم کرنے کے بعد یہ بھی لکھتی ہیں

``It is probably impossible to dissociate this story from Nazi atrocities``

یعنی اس واقعے سے نازیوں کے مظالم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ پھر لکھتی ہیں کہ

``Of course we are right to condemn it without reserve, but it was not as great a crime as it would be today``

یعنی جب ہم بغیر کسی جھجک کے اس کی مذمت کرتے ہیں تو ہم حق بجانب ہوتے ہیں لیکن شاید اس دور میں یہ اتنا بڑا جرم نہ تھا جتنا کہ آج کل ہے۔

دوسرے لفظوں میں ان کے نزدیک حضرت سعدؓ کو ایسا فیصلہ کرنا چاہئے تھا جس کے نتیجے میں ظالموں کو کھلی چھٹی دے دی جاتی تا کہ وہ مذہبی اختلاف کی بنیاد پر خون بہانے کا ایک نیا ریکارڈ قائم کریں اور مظلوموں کے حقوق کا ذکر ہی کوئی نہیں۔ اور اس ضمن میں انہیں نازیوں کے حوالے کی ضرورت کیوں پڑ گئی، خود ان کے وطن انگلستان میں غداری کے مجرموں کو سخت ترین سزا دی جاتی رہی ہے یہاں تک کہ ان کی آنتیں باہر نکال کر جلا دی جاتی تھیں، جسم کے ٹکڑے کر کے نمائش کی جاتی تھی۔ صرف ریڈیو پر پراپیگنڈا کرنے والے کو سزائے موت دے دی گئی تھی۔ جب اپنے وطن میں مظالم کی اتنی عمدہ مثالیں موجود تھیں تو نازیوں کی مثال پیش کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ رہی یہ بات کہ آج کل کے دور میں تو اسے بہت برا خیال کیا جاتا ہے جب کہ اس دور میں اسے اتنا برا نہیں سمجھا جاتا تھا تو اسے پڑھ کر تو ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی آتا ہے۔ نہ جانے یہ الفاظ کس سیارے پر بیٹھ کر لکھے گئے ہیں۔ اِس دور میں تو ثابت شدہ غداری تو بڑی دور کی بات ہے اگر کسی طاقتور ملک کو مغالطہ بھی ہو جائے کہ کوئی کمزور ملک ان کے مفادات کے خلاف کچھ کر رہا ہے تو pre emptive strike کے نام پر اس پر ہلہ بول دیا جاتا ہے۔ اس کی آبادی پر بمباری کر کے اپنی رعونت کی تسکین کی جاتی ہے۔ معصوم شہری آبادی کی قتل و غارت ہوتی ہے۔ بعد میں پتا چلتا ہے کہ او ہو غلطی ہو گئی، مخبروں نے کچھ مبالغہ کر دیا تھا۔ نہ کوئی باز پرس کرتا ہے اور نہ ہی کسی میں اس کی ہمت ہے کہ یہ پوچھے کہ یہ معصوم بچے کس گناہ میں مارے گئے۔ کسی حوالے کی ضرورت نہیں، اگر کیرن آرمسٹرانگ صاحبہ ہاتھ بڑھا کر ٹی وی چلائیں تو جلد یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ ویسے یہ بات قابلِ تعجب ہے کہ یہ غلط فہمی ہوئی کس طرح۔

بعض مغربی مصنفین تو اس سوال سے گریز کر جاتے ہیں لیکن WHT Gairdner جیسے مصنفین کو یہ بات ضرور پریشان کرتی ہے کہ جب فیصلہ حضرت سعدؓ نے کیا تھا تو اس کا ذمہ دار نبی اکرم ﷺ کو کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بہت شدومد سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت سعدؓ سے فیصلہ تو صرف حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے کرایا گیا تھا۔ ورنہ دراصل تو آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ پہلے ہی بنو قریظہ کے قتل کا فیصلہ کر چکے تھے اور پھر حضرت سعدؓ کو اس لئے سامنے کر دیا تا کہ وہ اس فیصلے کے مطابق بنو قریظہ کو سزا دے دیں لیکن آنحضرت ﷺ پر اس کی ذمہ داری نہ آئے۔ اور پھر اپنی طرف سے یہ نکتہ بھی پیش فرمایا ہے کہ اصل میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعدؓ کا انتخاب اس لئے کیا گیا تھا کہ وہ جنگ میں زخمی ہوئے تھے اور اس وجہ سے ان کے دل میں بنو قریظہ کے خلاف شدید جذبات ہونا ایک قدرتی بات تھی۔ اب تاریخی حقائق کی روشنی میں اس انوکھے نکتہ کا جائزہ لیتے ہیں۔ تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ پہلے کسی نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے فیصلے پر اتر نا قبول کر لو لیکن اس کی بجائے بنو قریظہ نے کہا کہ وہ اس شرط پر ہتھیار رکھیں گے کہ سعد بن معاذ ہمارے متعلق جو چاہیں فیصلہ کریں۔ اس پر رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا انہی کے حکم پر سہی۔ اس پر بنو قریظہ نے ہتھیار رکھے (تاریخِ طبری جلد 1 ص 296) پھر حضرت ابو سعید کی اس روایت میں جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے صاف طور پر لکھا ہے کہ بنو قریظہ اس شرط پر قلعے سے باہر آئے تھے کہ حضرت سعدؓ ان کے معاملے کا فیصلہ کریں گے (صحیح بخاری کتاب المغازی، صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر)۔ ان روایات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بنو قریظہ نے خود بطور منصف حضرت سعد بن معاذؓ کا انتخاب کیا تھا۔

ان روایات کی موجودگی میں یہ مفروضہ کہ دراصل فیصلہ تو آنحضرت ﷺ کا تھا لیکن انہوں نے حضرت سعدؓ کو اس لئے سامنے کر دیا تا کہ ان پر الزام نہ آئے، ایک بے معنی دعویٰ ہے۔ ان کا یہ مضمون Muhammad without camouflage انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوا ایک اور مشہور مغربی مصنف منٹگمری واٹ صاحب کو یہ فکر لاحق ہوئی ہے کہ اگر یہ بیان کر دیا جائے کہ بنو قریظہ نے پہلے مسلمانوں سے معاہدہ کیا اور پھر عہد شکنی کر کے مشرکین سے مل گئے تو پھر کوئی انصاف پسند تو انہیں بے قصور نہیں سمجھ سکتا۔ چنانچہ انہوں نے اس مخمصے سے نکلنے کا ایک راستہ نکالا ہے۔ وہ اپنی کتاب Muhammad Prophet and statesman کے صفحہ 170 پر بنو قریظہ کے متعلق لکھتے ہیں

``They seem to have had a treaty with Muhammad but it is not clear whether they were expected to give him active support``

ترجمہ: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا محمد (ﷺ) سے ایک معاہدہ تھا مگر یہ واضح نہیں ہے کہ اس کی رو سے انہیں آنحضرت ﷺ کی پوری مدد کرنا لازم تھا یا محض غیر جانبدار رہنا کافی تھا۔

احمدی ہوتے ہی

لندن کے طاہر ایشون پٹیل ہندوؤں سے احمدیت میں آئے تھے۔ احمدی ہوتے ہی انہوں نے شراب پینی چھوڑ دی۔ سگریٹ نوشی ترک کر دی اور باقاعدگی کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی۔

(الفضل یکم اپریل 1989ء)

(ماخوذ)

قرآن کریم آن لائن۔ حفاظت قرآن کا جدید ذریعہ

انٹرنیٹ پر قرآن کریم کا عربی متن، تراجم اور بعض قیمتی معلومات

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً قرآن کو لکھنے کے لئے کھجور کے پتے، اونٹ کے شانے کی چوڑی ہڈیاں اور چمڑا وغیرہ استعمال کیا گیا۔ پرنٹنگ پریس کی ایجاد کے بعد اس کی اشاعت کے لئے کاغذ استعمال ہونے لگا اور اب یہ موجودہ دور کے جدید ترین میڈیم یعنی سی ڈیز پر بھی دستیاب ہے۔ یہ تو ظاہری اسباب ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا میں بے شمار حفاظ موجود ہیں جن کے قلب و ذہن پر یہ نقش ہے۔

قرآن کے چاہنے والوں نے اس کی نشر و اشاعت کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی سہولتوں سے بھی فائدہ اٹھایا ہے اور انٹرنیٹ پر ایسی کئی ویب سائٹس موجود ہیں جن پر قرآن کا عربی متن اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم موجود ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے دن کا بیشتر حصہ انٹرنیٹ پر گزارتے ہیں انہیں بھی یہ آسانی حاصل ہوگئی ہے کہ وہ ایک کلک سے قرآن مجید کھول کر اس کی تلاوت کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹر استعمال کرنے والے لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ جب کوئی چیز اس پر ایک ڈیٹا بیس کی صورت میں آجاتی ہے تو اسے کئی طریقوں اور کئی انداز سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے متن اور اس کے ترجمے میں سے مختلف موضوعات کو تلاش کرنے میں اس سہولت نے بہت فائدہ پہنچایا ہے اور اب پورے قرآن مجید میں مختلف حوالوں سے تلاش کا عمل بڑی ہی آسانی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

آج ہم آپ کو ایسی ہی چند ویب سائٹس کے بارے میں بتا رہے ہیں جن پر پورا قرآن مجید مختلف صورتوں میں موجود ہے۔ ویسے تو قرآنی تعلیمات کے حوالے سے انٹرنیٹ پر ہزاروں ویب سائٹس موجود ہیں لیکن ہم نے ان میں سے صرف ایسی سائٹس کا انتخاب کیا ہے جو کسی نہ کسی حوالے سے منفرد ہیں۔

http://al-islam.org/quran/

ویب سائٹ پر آپ کو قرآن کا عربی متن اور انگریزی تراجم مل سکتے ہیں۔ یہ ایک خوبصورت ویب سائٹ ہے جس میں بائیں طرف مختلف آپشنز دیئے گئے ہیں۔ اگر بائیں طرف والے حصے کو نیچے کی طرف سکرول کریں تو قرآن کی تمام سورتوں کے عربی نام اور ان کا سیریل نمبر مل جائے گا۔ اس فہرست میں سے اپنی مطلوبہ سورت کا نمبر نوٹ کرلیں گے تو اسے تلاش کرنا آسان ہو جائے گا۔

بائیں طرف والے حصے میں اوپر کی طرف پانچ چیک باکسز دیئے گئے ہیں۔ جب آپ اس ویب سائٹ کو کھولتے ہیں تو Arabic کے نام سے دیا گیا پہلا چیک باکس مارک ہوتا ہے۔ اس کے مارک ہونے کی وجہ سے ہی عربی ٹیکسٹ ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اس میں سے چیک مارک ختم کر دیں گے تو عربی ٹیکسٹ دکھائی نہیں دے گا۔ نیچے دیئے گئے چیک باکسز مختلف انگریزی تراجم کے لئے دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے آپ کسی ایک ترجمے کا بھی انتخاب کر سکتے ہیں اور اگر تمام تراجم کو ایک ساتھ ظاہر کرنا چاہیں تو یہ کام تمام چیک باکسز پر چیک مارک لگا کر کیا جا سکتا ہے۔

سب سے نچلا چیک باکس تفسیر کے لئے ہے۔ اگر آپ قرآنی آیات کی انگریزی میں تشریح دیکھنا چاہیں تو اس چیک باکس پر کلک کر سکتے ہیں۔ ہر آیت کی تفصیل کے ساتھ تشریح بھی دستیاب ہو جائے گی۔

جب آپ ویب سائٹ کھولتے ہیں تو ماسوائے تسمیہ کے کوئی اور عربی ٹیکسٹ ظاہر نہیں ہوتا۔ اس کے لئے پہلے آپ کو مطلوبہ سورۃ کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔

سورۃ کا انتخاب کرنے کے لئے بائیں طرف ان چیک باکسز کے نیچے ایک مستطیل باکس دیا گیا ہے۔ اس میں ترتیب کے ساتھ تمام سورتوں کی فہرست دے دی گئی ہے۔ اس باکس کے دائیں طرف ایک سکرول بار دی گئی ہے جس کے ذریعہ آپ اپنی مطلوبہ سورۃ کو سامنے لا سکتے ہیں۔

اس فہرست میں سے جب آپ کسی سورت کو سلیکٹ کریں گے تو نیچے ''آیات'' کے عنوان سے دیئے گئے From اور To ٹیکس باکس میں اس سورۃ کی آیات کی کل تعداد ظاہر ہو جائے گی۔ مثلاً سورۃ فاتحہ، جو قرآن کی پہلی سورۃ ہے، کو سلیکٹ کرنے پر From میں 1 اور To میں 7 لکھا نظر آتا ہے۔ ایک طرف تو ان باکسز کا فائدہ یہ ہے کہ کسی سورۃ کو منتخب کرنے پر اس کی کل آیات کا علم ہو جاتا ہے دوسری طرف ان کا یہ بھی فائدہ ہے کہ آپ کسی طویل سورۃ میں سے اپنی مطلوبہ آیات کو بھی سامنے لا سکتے ہیں۔ مثلاً اگر سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 62 سے 70 تک کو سامنے لانا ہو تو From باکس میں 62 اور To باکس میں 70 ٹائپ کریں اور باکسز کے دائیں طرف Display بٹن پر کلک کر دیں۔ ویب پیج کے دائیں طرف والے حصے میں عربی متن، اور اگر آپ نے ترجمے کے لئے کسی چیک باکس کو سلیکٹ کیا ہوگا تو انگریزی ترجمہ ظاہر ہو جائے گا۔ اگر آپ نے آیات کی تخصیص نہیں کی ہوگی تو لسٹ میں سے کسی سورۃ کو منتخب کرنے کے بعد Display بٹن پر کلک کرنے سے وہ مکمل سورۃ دائیں طرف والے حصے میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ اگر سورۃ طویل ہوگی اور ایک ہی مرتبہ سکرین پر ظاہر نہیں ہو سکے گی تو دائیں طرف والے حصے میں بھی ایک سکرول بار ظاہر ہو جائے گی جس کے ذریعے آپ اس سورۃ کی مختلف آیات کو سامنے لا سکتے ہیں۔

Display بٹن کے نیچے Search کے نام سے بھی ایک بٹن دیا گیا ہے اور اس بٹن کے بائیں طرف ایک ٹیکسٹ باکس بھی موجود ہے۔ اس کے ذریعے آپ آیت تلاش کر کے براہ راست کسی بھی آیت پر جا سکتے ہیں۔ اس کے نیچے Display of Arabic کے عنوان کے تحت ریڈیو بٹن دیئے گئے ہیں۔ ان کے ذریعے آپ ظاہر ہونے والے عربی متن کے لئے رسم الخط کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ لکھائی کا جو انداز آپ آسانی سے پڑھ سکتے ہوں اس کا انتخاب کر لیجئے۔

اگر آپ خود قرآن کی تلاوت کرنے کی بجائے اسے سننے کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی ایک ویب سائٹ موجود ہے جہاں پر پورا قرآن مجید MP3 فارمیٹ میں ریکارڈ کیا ہوا مل سکتا ہے۔

http://www.drzakirnaik.com/pages/quranonline/index.php

ویب ایڈریس پر ریکارڈ کی گئی تلاوت دستیاب ہے۔ اپنے ویب براؤزر میں جب یہ ایڈریس ٹائپ کریں گے تو اس سائٹ کا مین پیج سامنے آجائے گا۔ اسی پیج پر تمام سورتوں کی ترتیب وار فہرست دی گئی ہے اور ہر سورۃ کے سامنے Play کے نام سے ایک بٹن دیا گیا ہے۔ جس سورۃ کے سامنے دیئے گئے Play بٹن پر کلک کریں گے اس کی تلاوت ڈاؤن لوڈ ہو جائے گی اور آپ کے ڈیفالٹ ساؤنڈ پلیئر، جو کہ عام طور پر ونڈوز کا میڈیا پلیئر ہی ہوتا ہے، کے ذریعے سنائی دینے لگے گی۔ بعض صورتوں میں آپ کو ساؤنڈ پلیئر منتخب کرنے کا آپشن بھی ملتا ہے۔

چھوٹی سورتیں تو جلد ہی ڈاؤن لوڈ ہو جاتی ہیں لیکن اگر آپ کسی بڑی سورۃ کے لئے کلک کریں گے تو اس کے لئے آپ کو کافی دیر تک انتظار کرنا پڑے گا۔ دائیں طرف دی گئی فہرست میں صرف سورتوں کے نام ہی نہیں ہیں بلکہ یہ لنک بھی ہیں۔ لسٹ میں سے کسی بھی سورۃ کے نام پر کلک کریں گے تو ایک اور پیج کھل جائے گا جس میں اس سورۃ کا انگریزی ترجمہ دیا ہوگا۔ ہر آیت کو الگ الگ نمبر دے کر لکھا گیا ہے۔

قرآنی معلومات کے حوالے سے ایک اور ویب سائٹ بہت معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ اس میں عربی ٹیکسٹ نہیں دیا گیا لیکن مطلوبہ موضوعات کی تلاش کے لئے بہت سے آپشن دیئے گئے ہیں۔ مثلاً اگر آپ حفاظ سے یہ پوچھیں گے کہ پورے قرآن میں لفظ ''شمس'' کتنی مرتبہ آیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ بعض حفاظ کرام ان کی صحیح تعداد بتا دیں لیکن اس کے لئے یقیناً انہیں بہت سا وقت صرف کرنا پڑے گا۔ اس ویب سائٹ کی خوبی یہی ہے کہ اس طرح کے کام ایک کلک سے کئے جا سکتے ہیں۔

قرآنی موضوعات کے محققین، مفسرین علماء کرام اور ایسے طلبا و طالبات جنہیں اپنے مقالات میں مختلف قرآنی آیات کے حوالے دینے کی ضرورت پڑتی ہے ان کے لئے یہ ویب سائٹ خصوصی طور پر معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ اس ویب سائٹ پر جانے کے لئے اپنے براؤزر کی ایڈریس فیلڈ میں یہ ایڈریس؛

http//www.hti.umich.edu/k/koran/

ٹائپ کریں۔ آپ کے سامنے اس ویب سائٹ کا مرکزی پیج آجائے گا۔ اس کے بالائی حصے میں دیئے گئے آپشنز سے معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن کے ترجمے کو کن کن طریقوں سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔

Simple Searches کے ذریعے پورے قرآن مجید میں سے کسی ایک لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ جب اس لنک پر کلک کریں گے تو Simple Searches کے نام سے ایک اور پیج سامنے آجائے گا۔ یہ ایک سادہ سا پیج ہے جس پر Word or Phrase کے نام سے ایک ٹیکسٹ باکس دیا گیا ہے۔ آپ جو لفظ، یا الفاظ تلاش کرنا چاہتے ہیں انہیں اس ٹیکسٹ باکس میں ٹائپ کریں اور ٹیکسٹ باکس کے دائیں طرف دیئے گئے Search بٹن پر کلک کر دیں۔ اس میں صرف ایک چیز کی ضرورت ہے کہ آپ کو عربی لفظ کا انگریزی ترجمہ معلوم ہونا چاہئے، کیونکہ اس سائٹ کے ذریعے تلاش کا عمل کرنے کے لئے انگریزی الفاظ ہی قبول کئے جاتے ہیں۔ جب آپ مطلوبہ لفظ ٹائپ کر کے ''سرچ'' بٹن پر کلک کریں گے تو پورے قرآن مجید میں جن جن آیات کے اندر وہ لفظ آیا ہوگا وہ آیات ظاہر ہو جائیں گی۔ ساتھ میں ان کا حوالہ، یعنی سورۃ کا نام اور آیت نمبر بھی دیا ہوگا۔ آپ نے جو لفظ تلاش کے لئے دیا ہوگا ہر آیت کے اندر وہ لفظ 'بولڈ' دکھائی دے گا۔ اس طریقے سے آپ اپنی سہولت کے لئے مختلف موضوعات کو تلاش کر سکتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ پورے قرآن میں لفظ 'شمس' کہاں کہاں پر آیا ہے تو ٹیکسٹ باکس کے اندر لفظ sun ٹائپ کریں اور 'سرچ' بٹن پر کلک کر دیں۔ چشم زدن میں آپ کے سامنے وہ تمام آیات ظاہر ہو جائیں گی جس کے ترجمے میں لفظ sun آیا ہوگا۔

یہ دیکھنے کے لئے کہ دو یا تین مطلوبہ الفاظ کس کس آیت میں اکٹھے استعمال ہوئے ہیں Proximity

Searches کے نام سے دیا گیا لنک استعمال ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر آپ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ 'شمس' اور 'قمر' کے الفاظ کن آیات میں آئے ہیں تو اس پیج کے اندر سرچ سٹرنگ کے طور پر sun اور moon ٹائپ کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے الگ الگ خانے دیئے گئے ہیں اور ڈراپ ڈاؤن باکسز کی صورت میں کئی اضافی آپشنز بھی دستیاب ہیں۔

کسی دی گئی آیت میں دو یا تین الفاظ کے امتزاج کو تلاش کرنا ہو تو اس کے لئے ویب سائٹ کے مرکزی پیج پر Boolean Searches کے نام سے دیئے گئے لنک پر کلک کیا جا سکتا ہے۔

Boolean Searches بڑے مزے کی چیز ہے۔ جو لوگ کمپیوٹر یا ریاضی سے دلچسپی رکھتے ہیں انہیں بولیین آپریٹرز کے بارے میں لازمی طور پر معلوم ہوگا۔ یہ آپریٹرز or`and اور not ہیں۔ ان کی خصوصیات بڑی زبردست ہیں اور جہاں کہیں ان کے ذریعے تلاش کا عمل کرنے کی سہولت ملے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کو کئی آپشن اور تلاش کے حوالے سے انتہائی لچک مل جائے گی۔ ریاضی، الجبرا اور کمپیوٹر کے طالب علموں کے لئے تو ان آپریٹرز کے طرز عمل کو سمجھنا مشکل نہیں ہے لیکن عام لوگوں کے لئے یقیناً مشکل ہوگا۔ فرض کریں کہ آپ دو الفاظ 'شمس' اور 'قمر' کو تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے پہلے خانے میں sun ٹائپ کریں اور دوسرے خانے میں moon ٹائپ کریں۔ ان دونوں کے درمیان اگر آپ AND آپریٹر کو استعمال کریں گے تو صرف وہی آیات سامنے آئیں گی جن میں یہ دونوں لفظ موجود ہوں گے۔ اگر ان کے درمیان OR آپریٹر لگا دیں گے تو وہ آیات بھی آ جائیں گی جن کے ترجمے میں sun کا لفظ آیا ہے، وہ آیات بھی آ جائیں گی جن کے ترجمے میں moon کا لفظ ہے اور وہ آیات بھی آ جائیں گی جن کے ترجمہ میں یہ دونوں لفظ آئے ہوں گے۔

اسی طرح اگر آپ تین لفظ تلاش کرنا چاہ رہے ہوں تو ان کے درمیان دو مرتبہ AND آپریٹر استعمال کرنے سے صرف وہی آیات سامنے آئیں گی جن میں یہ تینوں لفظ آئے ہوں گے۔

اگر انفرادی طور پر کسی سورۃ کا انتخاب کرنا ہو تو مرکزی پیج پر ''براؤز دی قرآن'' کے نام سے دیئے گئے لنک کے ذریعے یہ کام کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ 27 اکتوبر 2004ء رنگین ایڈیشن)

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

افریقہ میں بیداری کی لہر اور ایک خادم سلسلہ کا ذکر خیر

اس بار الفضل کے سالانہ نمبر 2004ء نے تاریک براعظم افریقہ کو روشن ہوتا ہوا پیش کیا۔ امام جماعت کی آمد سے وہ بقعہ نور بنا اور بہت ہی پیارا لگا۔ حضور انور کے دورہ افریقہ کی تفاصیل بڑی پرلطف اور ان کے شیدائیوں کے والہانہ جذبات عقیدت بڑے ایمان افروز۔ یقیناً وہ لوگ محبت اور عقیدت میں بہت آگے نکل گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جوش ایمانی کو زندہ و سلامت رکھے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔

آج نہ صرف شہروں والے بلکہ بڑی بڑی حکومتوں والے بھی اس چشمہ فیض سے سیراب ہو کر اس مرکز کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں۔ اب تو یوں معلوم دیتا ہے کہ ایک جم غفیر اُمڈا چلا آرہا ہے۔ پروانے بے شمار پروانے شمع کے گرد منڈلا رہے ہیں۔ ایک خوبصورت انقلاب مگر اس کی ابتدا ہوئی ان مربیان کے ہاتھوں جن کو مشکلات بھی پیش آئیں اور کام کٹھن بھی محسوس ہوا۔ بہر حال وہ پودا جوان کے ہاتھوں نے لگایا آج ایک تناور درخت بن چکا۔ پھولوں سے لدا اور پھلوں سے بھرا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ آج بہت ایمان افروز نظارے ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ افریقہ میں دیکھے۔

دلوں میں ایمان کی شمعیں جلانے والے علماء اور مربیان کی تعداد بہت طویل۔ کچھ کا اخبار میں مختصراً ذکر ہوا مگر سب کا ممکن نہیں تھا۔ اس لئے سوچا کہ ایک کی بات میں بھی کردوں۔ کچھ تو افریقہ کے حوالے سے اور کچھ ان کے کردار و اخلاق کی عظمت کے حوالے سے۔

الغرض براعظم افریقہ میں روشنی پھیل رہی ہے بلکہ بعض جگہ تو چکا چوند۔ یہ سب برکت تو ہے اس پیغام کی جو خوبصورت بھی ہے ضروری بھی اور اہم بھی۔ مگر ایک سوال ذہن میں اٹھتا ہے کہ یہ پیغام پہنچانے والے لوگ کیسے ہیں۔ کیا ان کے چہرے بھی ایک نور سے چمک رہے ہیں؟ کیا ان کی شخصیت میں کشش ہے؟ کیا ان کی زبان میں تاثیر ہے؟ کیا ان کے اخلاق و کردار قابل ستائش ہیں؟ کیونکہ اتنا اہم پیغام یقیناً ایسے افراد ہی پہنچا سکتے ہیں جو ان صفات کے حامل ہوں۔ تبھی ان کی بات جو دل سے نکلے گی اثر رکھے گی۔ اس لئے ایک نگاہ ان پیغام پہنچانے والوں کے اخلاق و کردار پر بھی ڈالنی ضروری ہے۔ اسی خیال سے مکرم و محترم مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب جنہوں نے افریقہ میں بہت قابل ستائش کام کیا جن کی کوششوں سے جماعت بڑھی اور پھیلی، ان کے متعلق دوسرے پہلو سے کچھ عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

مولانا بڑے سادہ، بڑے محبت کرنے والے، ہر ایک کا خیال رکھنے والے بلکہ احترام کرنے والے انسان تھے۔ خیال کیا تو وقتی نہیں اور احترام کیا تو زبانی نہیں۔ دوسروں کی خاطر قربانی کرنی پڑی تو اس میں بھی ہچکچائے نہیں بلکہ دوسرں کی خدمت کی تو خوشی سے۔ میرا ان سے تعارف اور وہ بھی غائبانہ کوئی بیس پچیس سال پہلے ہوا۔ وہ کچھ عرصہ گوجرانوالہ میں مربی سلسلہ رہے۔ وہاں میری پھوپھی جان رہائش پذیر تھیں۔ ایک سال اپنے بیٹے کے ساتھ جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں۔ کوئی مناسب جائے رہائش نہ مل سکی۔ مربی صاحب کے متعلق یہ تو معلوم ہو چکا تھا کہ ہر ایک کی مدد کو تیار رہتے ہیں اس لئے ان کا دروازہ آن کھٹکھٹایا۔ یہاں تو ایک خلیق، ایک مہمان نواز، ہر کسی کے کام آنے والے مربی سلسلہ تھے۔ جلدی سے انہوں نے اپنا کمرہ خالی کیا۔ اپنا بستر باورچی خانہ میں جا بچھایا اور مہمانوں کو اپنا کمرہ پیش کر دیا۔ اب دیکھیں نہ کوئی رشتہ نہ تعلق مگر مولانا اتنے مہمان نواز اتنے قربانی کرنے والے کہ ایک فیملی جس سے محض شناسائی ہے ان کے لئے اپنا آرام قربان کر دیتے ہیں۔ خود بخوشی تکلیف اٹھاتے ہیں مگر خیال ہے تو مہمانوں کے آرام اور سہولت کا۔ دوسروں کے لئے کام آنے کا سبق دینا تو آسان ہے مگر عملی طور پر قربانی کر کے اس کا ثبوت دینا کوئی آسان بات نہیں۔ مگر آپ نے بصد خوشی ایسا کیا۔ اپنے چھوٹے سے مکان کا ایک کمرہ مہمانوں کو پیش کر دیا۔ اور پھر ہر سال ایسا ہی ہوتا رہا۔ مجھے پھوپھی صاحبہ سے ملنا ہوتا تو مجھے معلوم ہوتا کہ ان کا قیام کہاں ہوگا۔ مولانا سے تو اس زمانہ میں کبھی ملاقات نہ ہوئی کیونکہ وہ تو جلسہ سالانہ کی اہم ذمہ داریوں میں مصروف ہوتے لیکن ان کا آدھا گھر ہمارے عزیزوں کے سپرد ہوتا۔ ان کے گھر والے بھی مہمانوں کا بہت خیال رکھتے۔ مہمان رخصت ہو رہے ہیں تو مولانا انہیں اگلے سال بھی وہیں ٹھہرنے کی دعوت دے رہے ہیں۔

میں نے ان کے متعلق یہ سب سن رکھا تھا لیکن ملاقات کبھی نہ ہوئی تھی۔ ہوئی تو اس وقت جب مہمان نوازیاں اس رنگ میں ختم ہو چکی تھیں کہ ہمارے جلسوں پہ پابندی عائد ہو چکی تھی مگر پھر بھی جماعت کے افراد مل بیٹھنے کی کوئی نہ کوئی تقریب پیدا کر لیتے تھے اور ہوا یوں کہ ایک مرتبہ محترم نسیم سیفی صاحب مرحوم نے ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ ایم ٹی اے کے لئے ایک تعلیمی پروگرام ترتیب دیا۔ مجھے بلا بھیجا۔ ربوہ سے ایک صاحب علم بھی شریک ہوئے۔ تعلیم کے نصاب کی بات، امتحانات کی بات ہوئی کچھ تفصیل پیش کی۔ کچھ سوالوں کے جواب دیئے۔ چند لوگ سننے والے اور سوال کرنے والے بھی موجود تھے۔ مولانا اسمٰعیل منیر صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ شاید انہیں کوئی بات پسند آئی کہ شام کو دارالضیافت جہاں میں ٹھہرا تھا تشریف لائے اور یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔

کافی باتیں ہوئیں پھر مجھ سے واپسی کے پروگرام کے متعلق پوچھا۔ میں نے صبح کی گاڑی سے جانے کی بات کی۔ اس ملاقات کے بعد میں تو تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ ایک معروف خادم سلسلہ اتنے خلیق، اتنے ملنسار، اتنے محبت کرنے والے بھی ہیں کہ مجھے خدا حافظ کہنے سب کام چھوڑ چھاڑ علی الصبح سٹیشن پہ تشریف لے آئیں گے۔ مگر ہوا ایسے ہی میں گاڑی کے انتظار میں پلیٹ فارم پہ ٹہل رہا ہوں کہ مولانا کو جلد جلد اپنی طرف آتے دیکھتا ہوں۔ معمولی شناسائی مگر یہ خلیق انسان اسے بھی فرض جان کے ادا کرنے چلے آرہے ہیں۔ پھر اتنا ہی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے ایک شاگرد کو جو اتفاق سے اسی گاڑی سے جا رہے تھے، میرے لئے گاڑی میں مناسب جگہ بنانے کو کہا اور وہ کھڑے رہے جب تک انہیں اطمینان نہ ہو گیا کہ مجھے مناسب جگہ مل گئی ہے۔ کتنے خلیق، کتنے مہمان نواز، کتنے دوسروں کا خیال رکھنے والے بزرگ، کون بھول سکتا ہے ان کی یہ دل نوازیاں۔

اس کے بعد لاہور میں جب بھی تشریف لاتے مجھے اطلاع ہوتی یا میرے غریب خانہ پہ قدم رنجہ فرماتے۔ یہاں مجھے مولانا کی علم سے محبت اور جماعتی کاموں میں شغف بدرجہ اتم نظر آیا۔ آپ اس وقت تعلیم القرآن کی نظارت سے متعلق تھے۔ مجھ سے بات اکثر اسی موضوع پہ ہوتی، مجھے بھی اس طرف راغب کیا کہ میں قرآن کریم کے متعلق کچھ لکھوں اور اس عالم انسان، مگر محبت کرنے والے دوست نے مجھ نالائق سے بھی تین چار مضامین اس موضوع پر لکھوائے (شاید تین الفضل میں چھپے) یہ بھی آپ کی علم دوستی اور فرض نبھانے کی بات، الغرض جہاں بھی گئے ان کی پہلی ترجیح فرض کی ادائیگی رہی۔ دوستی بھی نبھائی لیکن فرض کو اولیت دی۔ دوستوں سے بھی یہی توقع رکھی کہ وہ علمی کاموں میں مدد کریں گے۔ آخر دم تک علم کی ترویج اور حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچانے میں منہمک رہے۔ ریٹائر ہوئے تو امریکہ تشریف لے گئے۔ مگر یہ ریٹائرمنٹ علمی کاموں سے ریٹائرمنٹ نہیں تھی۔ بڑی تندہی سے علمی کاموں میں مصروف رہے۔ چارٹ، ٹریکٹ، کتابیں لکھتے ہی چلے گئے اور یہی ان کا اثاثہ بھی ہے اور ورثہ بھی۔ الغرض ایسے ایسے تھے مربی سلسلہ جنہوں نے اس تاریک براعظم افریقہ کو روشن کرنے میں کام کیا اور یہی اس چمن کی آبیاری تھی جس کی وجہ سے آج وہاں ہر طرف پھل پھول نظر آتے ہیں اور وہ شاندار نظارے جو حضور کے دورہ افریقہ میں ہمیں نظر آئے ان میں بہت کچھ ایسے بزرگوں کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پیارے انسان، اس کامیاب مربی، اس اچھے دوست کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

ادائیگی نماز کے لئے رخصت

سویڈن کے ایک نواحمدی محمود دارکسن کو جب ضروری فوجی تعلیم کے لئے فوج میں داخل ہونا پڑا تو انہوں نے براہ راست بادشاہ سے نماز کو صحیح اوقات پر ادا کرنے کی رخصت کی درخواست کی جسے منظور کر لیا گیا۔ یہ سویڈن کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا موقع تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد 18 ص 485)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر **41319** میں نبیلہ بینش بنت ہارون الرشید باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی نمبر 3 ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نبیلہ بینش گواہ شدنمبر 1 ہارون الرشید باجوہ والد موصیہ گواہ شدنمبر 2 حفیظ احمد شوکت وصیت نمبر 22387

مسل نمبر **41320** میں انیلہ ہارون بنت ہارون الرشید باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ انیلہ ہارون گواہ شدنمبر 1 ہارون الرشید باجوہ والد موصیہ گواہ شدنمبر 2 حفیظ احمد شوکت وصیت نمبر 22387

مسل نمبر **41321** میں صوبیہ راشدہ بنت ہارون الرشید باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر جنوبی نمبر 3 ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صوبیہ راشدہ گواہ شدنمبر 1 ہارون الرشید باجوہ والد موصیہ گواہ شدنمبر 2 حفیظ احمد شوکت وصیت نمبر 22387

مسل نمبر **41322** میں بشریٰ صباحت بنت شمیم پرویز قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت ٹیوشن فیس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ صباحت گواہ شدنمبر 1 شمیم پرویز وصیت نمبر 21820 گواہ شدنمبر 2 نوید مبشر وصیت نمبر 30509

مسل نمبر **41323** میں حامدہ رشدی بنت شمیم احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ حامدہ بشری گواہ شدنمبر 1 شمیم پرویز وصیت نمبر 21820 گواہ شدنمبر 2 نوید مبشر وصیت نمبر 30509

مسل نمبر **41324** میں اسامہ شمیم احمد ولد شمیم پرویز قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اسامہ شمیم احمد گواہ شدنمبر 1 شمیم پرویز وصیت نمبر 21820 گواہ شدنمبر 2 نوید مبشر وصیت نمبر 30509

مسل نمبر **41325** میں محمد طلحہ ولد شیخ محمد یونس قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-8-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد طلحہ گواہ شدنمبر 1 محمد حسین شاہد وصیت نمبر 24221 گواہ شد نمبر 2 محمد اکبر ولد محمد حسین شاہد کوارٹر تحریک جدید

مسل نمبر **41326** میں مسرت جہاں بیوہ مطلوب احمد قوم جالب راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 6 تولہ مالیتی -/48000 روپے۔2۔حق مہر -/5000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع ناصر آباد ربوہ -/400000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مسرت جہاں گواہ شد نمبر 1 راجہ منیر احمد ولد راجہ محمد مرزا خان دارالرحمت وسطی گواہ شدنمبر 2 طارق احمد قاسم بقاپوری ولد چوہدری بشارت احمد بقاپوری دارالرحمت شرقی ب ربوہ

مسل نمبر **41327** میں منصورہ مہدی زوجہ اقبال احمد زبیر قوم جالب راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور 16 تولہ مالیتی -/110000 روپے۔ 2۔حق مہر -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ منصورہ مہدی گواہ شد نمبر 1 راجہ منیر احمد خان دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شدنمبر 2 طارق احمد قاسم بقاپوری دارالرحمت شرقی ب ربوہ

مسل نمبر **41328** میں طاہر احمد ولد ٹھیکیدار محمد سلیم قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔مکان نمبر 9/34 فیکٹری ایریا احمد ربوہ -/1360000 روپے۔2۔ موٹر سائیکل مالیتی -/45000 روپے۔3۔دکان واقع 1/2 فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی -/150000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد طاہر احمد گواہ شدنمبر 1 صدیق احمد منور ولد میاں مہرالدین مرحوم فیکٹری ایریا گواہ شدنمبر 2 سلطان بشیر طاہر ولد سلطان محمود فیکٹری ایریا

مسل نمبر **41329** میں عبدالقیوم زاہد ولد عبدالسلام طاہر مرحوم قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ایک کنال زمین جو 4 بھائیوں کی مشترکہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالقیوم زاہد گواہ شدنمبر 1 صدیق احمد منور فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شدنمبر 2 سلطان بشیر طاہر فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر **41330** میں طاہرہ تبسم بنت عطاء اللہ خان قوم خان پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا احمد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طاہرہ تبسم گواہ شدنمبر 1 محمد طاہر اقبال ولد محمد حنیف مجاہد دارالنصر غربی منعم ربوہ گواہ شدنمبر 2 عطاء اللہ خان والد موصیہ

مسل نمبر **41331** میں صغیر احمد ولد راجہ محمد شریف قوم کھوکھر پیشہ حجام عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/350 روپے ماہوار بصورت حجام مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد صغیر احمد گواہ شدنمبر 1 عطاء المنعم ولد عبدالرزاق بشیر آباد ربوہ گواہ شدنمبر 2 سید عبداللہ یوسف ولد سید عبدالغفور شاہ

مسل نمبر **41332** میں صدیقہ بانو زوجہ عبدالرزاق بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-10-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات 8 تولہ مالیتی -/70751 روپے۔بشمول حق مہر۔2۔نقد رقم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صدیقہ بانو گواہ شدنمبر 1 عبدلرزاق بھٹی ولد عبدالغنی بھٹی محلّہ بشیر آباد گواہ شدنمبر 2 عبدالوحید بھٹی وصیت نمبر 34154

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 14 فروری 2005ء

12-00 a.m	سوال وجواب
12-30 a.m	لقاءمع العرب
1-30 a.m	گلشن وقف نو
2-35 a.m	چلڈرنز کارنر
3-30 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-45 a.m	بستان وقف نو
6-45 a.m	چلڈرنز کارنر
7-20 a.m	علمی خطابات
8-20 a.m	کوئز۔روحانی خزائن
9-20 a.m	خطبہ جمعہ
10-00 a.m	سوال وجواب
11-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 p.m	لقاءمع العرب
1-10 p.m	چائنیز پروگرام
1-40 p.m	فرانسیسی پروگرام
2-45 p.m	انڈونیشین پروگرام
3-45 p.m	بستان وقف نو
4-55 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 p.m	چلڈرنز کارنر
6-25 p.m	طب وصحت
7-05 p.m	بنگلہ پروگرام
8-10 p.m	فرانسیسی پروگرام
9-15 p.m	خطبہ جمعہ
10-10 p.m	کوئز روحانی خزائن
10-55 p.m	سوال وجواب

منگل 15 فروری 2005ء

12-15 a.m	لقاءمع العرب
1-15 a.m	بستان وقف نو
2-20 a.m	علمی خطابات
3-20 a.m	سوال وجواب
4-20 a.m	طب وصحت کی باتیں
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	واقفین نو ایجوکیشنل پروگرام
7-30 a.m	سوال وجواب
8-35 a.m	راہ ہدایت
9-05 a.m	تقریر
9-55 a.m	خطبہ جمعہ
11-10 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-20 p.m	لقاءمع العرب
1-35 p.m	سندھی پروگرام
1-55 p.m	اردو ملاقات
3-05 p.m	انڈونیشین پروگرام
4-05 p.m	راہ ہدایت
4-30 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 p.m	تقریر
6-55 p.m	بنگلہ پروگرام
8-00 p.m	ملاقات پروگرام
9-00 p.m	گلشن وقف نو
10-00 p.m	لجنہ میگزین
10-50 p.m	راہ ہدایت
11-00 p.m	سوال وجواب

بدھ 16 فروری 2005ء

12-00 a.m	لقاءمع العرب
1-40 a.m	واقفین نو ایجوکیشن پروگرام
2-10 a.m	گلشن وقف نو
3-15 a.m	لجنہ میگزین
3-55 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-50 a.m	بستان وقف نو
6-45 a.m	خطبہ جمعہ
7-30 a.m	گلدستہ پروگرام
8-30 a.m	سوال وجواب
9-30 a.m	ہماری کائنات
9-55 a.m	تقاریر جلسہ سالانہ
10-10 a.m	ورائٹی پروگرام
11-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
11-50 a.m	لقاءمع العرب
12-55 p.m	سواحیلی سروس
2-00 p.m	خطبہ جمعہ
2-40 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	تعارف
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	تقاریر جلسہ سالانہ
6-30 p.m	ہماری کائنات
7-05 p.m	بنگلہ پروگرام
8-20 p.m	خطبہ جمعہ
9-00 p.m	بستان وقف نو
10-00 p.m	گلدستہ پروگرام
10-40 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-10 p.m	ہماری کائنات
11-40 p.m	سوال وجواب

جمعرات 17 فروری 2005ء

12-50 a.m	لقاءمع العرب
1-55 a.m	بستان وقف نو
2-55 a.m	خطبہ جمعہ
3-40 a.m	ورائٹی پروگرام
4-25 a.m	تقاریر جلسہ سالانہ
5-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	گلشن وقف نو
8-00 a.m	ملاقات
9-15 a.m	المائدہ
9-55 a.m	مشاعرہ
11-00 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
12-00 p.m	لقاءمع العرب
1-00 p.m	پشتو پروگرام
1-45 p.m	ترجمۃ القرآن
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	مشاعرہ
5-05 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m	المائدہ
6-35 p.m	بنگلہ پروگرامز
7-45 p.m	ترجمۃ القرآن
9-00 p.m	گلشن وقف نو
10-10 p.m	ملاقات
11-15 p.m	مشاعرہ

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب پاک بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

مکرم عطاء النور رانا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گلے کی تکلیف سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بیٹے کو چاؤن سے بخار ہے احباب جماعت کی خدمت شفا کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ملک نصیر احمد صاحب انسپکٹر مال آمد صدر انجمن احمدیہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ بوجہ شوگر علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنا فضل اور رحم فرماتے ہوئے ان کو کامل شفاعطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔فروری 2005ء

طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:23
وقت عصر	4:13
غروب آفتاب	5:52
وقت عشاء	7:15

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 214214
دکان 216216
04524-211971

رفیق دماغ
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

CAR FINANCING
From All Banks
Contact: NAEEM KHAN
LAHORE PH:0300-4243800

ربوہ گردونواح میں مکانات، پلاٹس، زرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی کٹی، ریلوے روڈ۔ ربوہ
فون آفس: 214220 فون رہائش: 213213

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ، کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ورائٹی: بخارا، اصفہان، چوبی، کار، ویجی ٹیبل ڈائیز، کیشن، افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان
احمد مقبول کارپٹس
12۔ٹیلو پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

C.P.L29